Regd. L. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

# المصلح

فی پرچہ ۲ ماہانہ ۳/

ایڈیٹر: عبدالقادر بی اے

جلد ۵ ‖ ۲۲ شہادت ۱۳۳۲ھش ‖ ۲۲ اپریل ۱۹۵۳ء ‖ نمبر ۲۱

## سرحد مسلم لیگ اسمبلی پارٹی آج خان عبدالقیوم خان کے جانشین کا فیصلہ کریگی

پشاور ۲۱ اپریل۔ وزیر صنعت ڈاکٹر خان عبدالقیوم خان آج کراچی سے پشاور پہنچ گئے۔ کل صبح سرحد مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوگا جس کے بعد صوبائی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس شروع ہوگا۔ جس میں خان عبدالقیوم خان کا جانشین چنا جائے گا۔ لیگ اسمبلی پارٹی کے اجلاس کے مابعد صوبائی لیگ کونسل کا اجلاس شروع ہو جائے گا۔ ان تمام جلسوں کی صدارت خان عبدالقیوم خان کریں گے۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ نئی کابینہ کل کسی وقت حلف اٹھائے گی۔ جس وقت خان عبدالقیوم خان پشاور پہنچے تو ریلوے سٹیشن پر بہت بڑے ہجوم نے ان کا استقبال کیا۔ مجمع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر صنعت نے کہا کہ آپ کو اپنی پسند کی قیادت چننے کا موقعہ دیا جائیگا۔ (م)

قوم لیکن آپ کا فرض ہے کہ اس کے بعد پورے عزم اور اتحاد سے اس کی حمایت کیجئے۔ بار بار قیادت کی تبدیلی سے انتشار پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر آپ اپنے پسند کی قیادت کی حمایت جاری رکھیں گے۔ تو صوبہ ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے خان عبدالقیوم خان نے کہا۔ کہ آئینی اعتبار سے صوبائی کابینہ برقرار ہے۔ اور اس بناء پر ٹوٹ نہیں سکتی کہ میں مرکزی کابینہ میں چلا گیا ہوں۔ پشاور پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد خان عبدالقیوم خان نے گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین سے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت سرحد کے وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ اور وزیر صحت مسٹر ایم آر کیانی بھی موجود تھے۔

## سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۰ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

# عوام میری کابینہ کی پوری پوری حمایت کریں اور اس پر اعتماد کریں

## کراچی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دیئے جائیں

### وزیر اعظم پاکستان کی اپیل

کراچی ۲۱ اپریل۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ان کی کابینہ کی پوری حمایت کریں۔ اور اس پر اعتماد کریں۔ آپ نے آج ایک بیان میں فرمایا۔ کہ عوام کی یہ خواہش تھی کہ ملک میں ایک مضبوط حکومت قائم ہو۔ میں ایسا کرنے کے لئے اپنی پوری پوری کوشش کر رہا ہوں۔ اور جب تک یہ مقصد ہر لحاظ سے پورا نہ ہوگا۔ میری کوششیں جاری رہیں گی — بیان میں آپ نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو مسلم لیگی امیدوار کراچی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات لڑ رہے ہیں۔ انہیں میری اور میرے ساتھیوں کی پوری پوری حمایت حاصل ہے۔ آپ نے کہا کہ کراچی کے باشندے مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دے کر یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ انہیں مسلم لیگ پر پورا پورا اعتماد ہے۔

## کراچی میں ماہی خانہ کا افتتاح

کراچی ۲۱ اپریل۔ چیف کمشنر کراچی مسٹر اے ٹی نقوی نے آج گاندھی گارڈن میں ماہی خانے کا افتتاح کیا۔ اس ماہی خانے کے لئے بمبئی اور لنکا سے مچھلیوں کے نادر نمونے آئے ہیں۔

## تھائی لینڈ کی سرحد کے ساتھ ساتھ کومنتانگ فوجوں کی پیش قدمی

رنگون ۲۱ اپریل۔ کومنتانگ کی بے قاعدہ فوجیں جو برما میں موجود ہیں۔ انہوں نے رنگون سے ڈیڑھ سو میل دور بجانب مشرق تھائی لینڈ کی سرحد کے ساتھ ساتھ پیش قدمی شروع کر کے ایک نیا محاذ کھول دیا ہے۔ یہ فوجیں برما کی سرحد میں پچیس میل اندر تک گھس آئی ہیں۔ انہوں نے مولمین اور لوکوری کی درمیانی سڑک کو کاٹ دیا ہے۔ کومنتانگ فوجوں کے ساتھ ساتھ چار سو کیرن باغی بھی شامل ہیں۔ ایک مقام پر برمی فوجوں نے کومنتانگ فوجوں کے ستر سپاہی ہلاک کر ڈالے کل رنگون میں برمی کابینہ کا ایک اجلاس تھائی لینڈ کی سرحد کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوگا

## سوت کی خرید و فروخت ممنوع قرار دے دی گئی

کراچی ۲۱ اپریل۔ حکومت پاکستان نے سوت کی قیمتیں مقرر کرنے اور اس کی تقسیم کو ضابطہ کے تحت لانے کے لئے سوت کی خرید و فروخت تاحکم ثانی ممنوع قرار دے دی ہے۔ اس حکم کا اطلاق تمام صوبوں۔ وفاقی دار الحکومت اور پاکستان سے ملحقہ تمام ریاستوں پر ہوگا۔

## میٹرک کے طلباء کیلئے ریل کرایہ کی رعایت بحال کر دی گئی

کراچی ۲۱ اپریل: سندھ ویسٹرن ریلوے نے پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں شریک ہونے والے پرائیویٹ طلباء کے کرایوں کو منسوخ کر دیا تھا۔ لیکن اب اس رعایت کو پھر بحال کر دیا گیا ہے۔ رعایت کی منسوخی پچھلے دنوں ریل کے ڈبوں میں نازیبا حرکات کرنے کی وجہ سے کی گئی تھی۔ لیکن امتحان میں شریک ہونے والے پرائیویٹ طلباء کے ایسوسی ایشن نے ریلوے سے معافی مانگی ہے اور آئندہ اس قسم کی حرکتیں نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لئے یہ رعایت برقرار رکھی گئی۔

## وزیر اعظم سے مسٹر نور الامین کی ملاقات

کراچی ۲۱ اپریل۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلےٰ مسٹر نور الامین نے آج وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ایک اور ملاقات کی۔ نیز چوہدری محمد ظفر اللہ خان۔ پیر صاحب مانکی شریف۔ اور مشرقی پاکستان کے امداد باہمی کے وزیر مسٹر بردری نے بھی آج وزیر اعظم سے ملاقات کی

قاہرہ ۲۱ اپریل: لبنان کے صدر مسٹر کامل شمعون آج قاہرہ پہنچ گئے۔ وہ چھ روز تک مصر کا دورہ کریں گے

## دھان کے کاشتکار چاول کو منڈیوں میں لاکر فروخت کریں

لاہور ۲۱ اپریل۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر فیروز خان نون نے دھان کے کاشتکاروں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ چاول کو منڈیوں میں لاکر حکومت کے منظور شدہ ایجنٹوں کے ہاتھ فروخت کریں۔ آپ نے متنبہ کیا۔ کہ جو لوگ ضرورت سے زائد چاول اپنے پاس رکھیں گے۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

## بالائی سندھ کے انتخابات ۷ مئی سے شروع ہونگے

حیدرآباد سندھ ۲۱ اپریل بالائی سندھ میں ووٹنگ کا کام بجائے ۱۲ مئی کے شروع ہونے کے ۷ مئی سے شروع ہوگا۔ اور ۱۲ مئی کو ختم ہو جائے گا۔ زیریں سندھ میں پروگرام کے مطابق ۱۲ مئی سے پولنگ شروع ہوگا۔

## کوریا میں بیمار اور زخمی قیدیوں کا تبادلہ

ٹوکیو ۲۱ اپریل۔ آج پن من جون کے مقام پر کمیونسٹوں نے ۵۰۰ قیدیوں کے بدلے اقوام متحدہ کے ایک سو قیدی واپس کئے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے افسروں کو مطلع کیا ہے۔ کہ کل وہ جنوبی کوریا کے قیدی دیں گے۔ اب تک کمیونسٹوں کی طرف سے اقوام متحدہ کے دو سو قیدی واپس کئے جا چکے ہیں۔

## ٹائروں کے سٹاک سے فوجی حکام کو اطلاع دی جائے

### لاہور میں سیکٹر بی کے ناظم کا حکم

لاہور ۲۱ اپریل۔ لاہور میں بی سیکٹر کے ناظم نے اپنے علاقے کے ہلکے اور بھاری ٹائروں کے تاجروں کو حکم دیا ہے کہ وہ کل شام تک سیکٹر ہیڈ کوارٹر میں اطلاع دیں۔ کہ ان کے پاس ٹائروں کا کتنا سٹاک موجود ہے۔ ناظم نے ان تاجروں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ ٹائروں کو مقررہ قیمتوں پر فروخت کریں

## کرفیو میں آدھ گھنٹے کی کمی

لاہور ۲۱ اپریل۔ لاہور میں کرفیو میں آدھ گھنٹے کی اور کمی کر دی گئی ہے۔ آج سے کرفیو رات کے بارہ بجے سے صبح ۴½ بجے تک رہے گا۔

## ہندوستان اور اسرائیل کے درمیان دفاعی معاہدہ کیا جائے

### ہندو راج پارٹی کے جنرل سکرٹری کی تجویز

نئی دہلی ۲۱ اپریل: ہندوستان کی ہندو راج پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر ٹھاکر نے کہا ہے کہ مسلم ممالک کے جارحانہ اقدامات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان اور یہودی مملکت اسرائیل کے درمیان ایک دفاعی معاہدہ کیا جائے

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۲ راپریل ۵۵ء

# آج زیادہ قربانی کی ضرورت ہے،

روزنامہ "المصلح" میں احباب کی نظر سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی بیش از پیش قربانیوں کے لئے دعوت روز نظر سے گزرتی ہوگی۔ اور احباب جانتے ہیں کہ بعض غیر معمولی حالات کی وجہ سے سلسلہ کی رفتار آمد بہت سست ہوگئی ہے۔ ایک طرف تو انہیں غیر معمولی حالات کی وجہ سے سلسلہ کے اخراجات میں بے حد بیشی ہوگئی ہے۔ دوسری طرف آمد میں کمی ہوگئی ہے۔ اس دوہرے نقصان کا یہی نتیجہ ہوسکتا ہے کہ سلسلہ بجائیکہ غیر معمولی حالات کا مقابلہ کرے۔ معمولی کاروبار بھی جو بجٹ کے لحاظ سے اس کو سرانجام دینا تھا نہیں دے سکتا۔

فوری اخراجات کا تو کوئی چارہ ہو نہیں سکتا۔ وہ تو ضرور کرنے ہی پڑتے ہیں۔ اس وجہ سے معمولی کام اور بھی رک گئے ہیں۔ ایسے حالات میں جب تک غیر معمولی قربانیاں نہ ہوں نہ صرف یہ کہ غیر معمولی حالات کا مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ہم کو اپنے مقاصد کے حصول میں بہت پیچھے ہٹنا پڑ رہا ہے۔

احباب کو علم ہے کہ ہر سال ایک بجٹ تیار کیا جاتا ہے۔ اگرچہ بلحاظ ضروریات کے یہ بجٹ مکتفی نہیں ہوتا۔ مگر جب معمولی آمد بھی رک جائے۔ تو تمام کام کا درہم برہم ہو جانا یقینی ہے۔ بجٹ جب تیار کیا جاتا ہے۔ تو جس قدر آمد کی امید ہوتی ہے۔ اس کے اندازہ سے اخراجات کا تخمینہ تیار کیا جاتا ہے۔ احباب کو معلوم ہے کہ جو آمد کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ اس میں ضرور کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ اگر بیشی ہو جائے یعنی کوئی ایسی رقم مل جائے جس کا علم تخمینہ لگاتے وقت نہیں تھا۔ تو اسکے مطابق اخراجات بھی بڑھائے جاسکتے ہیں۔ اور اگر کمی ہو جائے۔ تو چونکہ اخراجات کی تقسیم پہلے ہی کھینچ تان کر کی جاتی ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں سخت دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بہت سے ضروری کام چھوڑنے پڑتے ہیں۔ لیکن جب آمد کی کمی کے ساتھ غیر معمولی حالات کی وجہ سے اخراجات بھی بڑھ جائیں۔ تو اندازہ کیجئے دقتیں کتنی افزوں ہو جائیں گی۔

پھر یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ جو جماعت دین کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑی ہوتی ہے۔ اس کے لئے غیر معمولی حالات کے پیدا ہو جانے کا خطرہ تو ہر وقت لگا رہتا ہے۔ اس لئے اگر ہم گزشتہ جماعتوں کی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو ہم کو نظر آئے گا۔ کہ ایسی جماعتوں کے افراد کو کس قدر قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ اکثر انہیں اپنا قریباً سارا کچھ فی سبیل اللہ دے دینا پڑتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی قربانیاں ہمارے سامنے ہیں۔ انہوں نے مال کو تو کبھی عزیز ہی نہیں سمجھا تھا۔ معمولی زکوٰۃ کے علاوہ ضرورت کے وقت اکثر صحابہ رضؓ اپنا تمام مال حاضر کر دیا کرتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارہ پر سب کچھ دے ڈالتے تھے۔ صرف ایک بار نہیں بلکہ کئی کئی بار۔ شروع شروع میں اگرچہ اکثر وہ مال زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ ہر ایک کے ایمان کے مطابق اس میں برکت ڈالتا تھا۔ اور اکثر تھوڑی تھوڑی قربانیوں کی وجہ سے بڑی بڑی مہمیں طے ہو جاتی تھیں۔

سیدنا حضرت عیسٰے علیہ السلام کے حواری اپنا کام کاج چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہوئے تھے۔ جب وہ آپ سے جدا ہوگئے۔ تو اکثر گزارہ کرنے کے لئے یہ طریق ہوتا تھا کہ ایک مومن اپنی جائداد فروخت کر دیتا تھا۔ اور جو روپیہ ملتا وہ آکر سلسلہ کے حوالے کر دیتا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے اپنا مکان فروخت کیا۔ مگر قیمت میں سے کچھ روپیہ اپنے لئے الگ رکھ لیا۔ اس وجہ سے اس پر عذاب نازل ہوا۔

وہی حواری جو آپ کی گرفتاری کے وقت ادھر ادھر ہوگئے تھے۔ بعد میں انہی نے قربانی کا ایسا بلند معیار دکھایا کہ شاذ و باید۔ وہ صرف تبلیغ کرتے اور ایک دوسرے کی قربانیوں کے سہارے زندگی بسر کرتے۔ ان کو ایک طویل مدت تک ایسی قربانیاں کرنا پڑیں۔ اصحاب کہف کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع شروع میں سیدنا حضرت عیسٰے علیہ السلام کے پیروؤں کو جو صعوبتیں اٹھانا پڑیں۔ کوئی ایک دو دن دو چار مہینہ یا دس بارہ سال کی بات تھی؟ بلکہ تین سو سال سے زیادہ عرصہ تک خدا کے یہ بندے نسلاً بعد نسلٍ مصائب اور ظلم و ستم سہتے رہے ان کی زندگیاں اصحاب صفہ کی طرح تھیں۔ کچھ لوگ محنت مزدوری کرتے اور غاروں اور پوشیدہ جگہوں میں جہاں وہ چھپ چھپ کر رہتے۔ سب ملکر اس پر گزر اوقات کرتے۔

اسی طرح تمام الٰہی جماعتوں کا حال ہے۔ کہ جب وہ کھڑی ہوتی ہیں۔ تو انہیں اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کے مقاصد کے لئے وقف کر دینا پڑتا ہے۔ اگر ہم صحابہ کرامؓ اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کے اولین معتقدین کے حالات کا اپنے ساتھ مقابلہ کریں تو ہماری قربانیاں ان کی قربانیوں سے کوئی نسبت ہی نہیں رکھتیں۔ اس لئے یا تو ہمیں ان لوگوں کا سا طریق اختیار کرنا ہوگا یا پھر ان کا پیرو اور مقلد ہونے کا دعوےٰ ترک کر دینا ہوگا۔

---

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

## سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

### اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرو

— از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ —

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ ایام میں خشک سالی کی وجہ سے یا تو جماعت کے لوگ چندہ بھجوا نہیں سکے۔ اور یا وہ پہونچ نہیں سکا۔ اس وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے قریباً ایک لاکھ سے زیادہ بقائے باقی ہیں۔ اور تحریک جدید کے قریباً ساٹھ ستر ہزار بلکہ گزشتہ بقائے ملا کر قریباً ڈیڑھ دو لاکھ یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں۔ اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے۔ تو آپ خود سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جاتی ہے۔ مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ غیر مخلص قحط اور تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے اور مخلص کہتا ہے۔ کہ یہ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر اپنی خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں تحریک جدید کے دو مہینے کے اخراجات باقی ہیں۔ لیکن آج دس تاریخ آچکی ہے۔ لیکن اس کے کارکنوں کو کوئی گزارے نہیں ملے۔ یہی حال صدر انجمن احمدیہ کا ہے۔ آخر سلسلے کے کام آپ نہ کریں گے۔ تو کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں۔ ... لوگ اس قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں۔ آپ بھی کر سکتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ طالب علمی کے زمانہ میں میرے پاس دو اچھی صدریاں تھیں۔ ان میں سے ایک صدری چوری ہوگئی۔ اور میرے دل کو بڑی تکلیف ہوئی۔ میں نے فوراً دوسری صدری بھی نکال کر خدا کی راہ میں دے دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک مہینہ کے اندر اندر خدا تعالےٰ نے مجھے اتنا روپیہ دیا۔ کہ مجھ پر حج فرض ہوگیا۔ اور کئی سال مکہ میں رہ کر میں نے اسی سے تعلیم پائی۔ پس اخلاص اور ایمان کے طریق سیکھو۔ اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرو۔ خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو والسلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد

# خطبہ جمعہ

## اگر انسان اپنے ہر کام کے شروع میں سوچ سمجھ کر بسم اللہ پڑھے

## تو

## اس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت پیدا ہوگی اور غیر معمولی علوم حاصل ہونگے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۵۳ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

مجھے پچھلے ہفتہ سے

### نقرس کے درد

کا پھر دورہ ہے۔ اسی وجہ سے گزشتہ جمعہ میں بھی میں نہیں آ سکا۔ اب عام درد میں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے اور پاؤں میں جو ورم ہو گیا تھا۔ اس میں بھی کمی ہے۔ لیکن ابھی سہارے کے بغیر سیڑھیاں اترنا میرے لئے ممکن نہیں۔ اب بھی میں اتنا چل کے آیا ہوں۔ تو پاؤں میں درد شروع ہو گیا ہے۔ ہموار سطح ہو تو انسان تکلیف کے بغیر چلا جاتا ہے۔ اور وہ بھی ایسی صورت میں کہ پاؤں میں جوتی نہ ہو۔ اس لئے میں اختصار کے ساتھ ہی خطبہ بیان کروں گا۔

اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے قرآن کریم نازل فرمایا ہے اور

### قرآن کریم کا نزول

اس ترتیب سے نہیں تھا جس ترتیب سے وہ اب ہمارے سامنے ہے۔ مثلاً کثرت سے اس بارہ میں روایات آتی ہیں۔ اور تمام محدث اور مورخ اس بات پر متفق ہیں کہ پہلی آیت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ اقرأ باسم ربک الذی خلق کی تھی۔ حالانکہ موجودہ قرآن میں وہ سب سے آخری پارہ میں ہے۔ اور آخری پارہ کے بھی آخری حصہ میں ہے۔ اب کجا سب سے پہلے نازل ہونے والی آیت اور کجا قرآن کے سب سے آخری پارہ میں اور آخری پارہ کے بھی آخری حصہ میں اس کا رکھا جانا یہ بتاتا ہے کہ الٰہی حکمت کے ماتحت قرآن کریم کے

### نزول کی دو ترتیبیں

لازمی تھیں۔ ایک ترتیب وہ تھی جو ابتدائی مسلمانوں کے لحاظ سے ان کے مناسب حال تھی۔ اور ایک ترتیب وہ تھی جو آئندہ آنے والے مسلمانوں کے لحاظ سے جب قرآن مکمل ہو چکا تھا مناسب حال تھی۔ اس کی دنیوی مثال یوں سمجھ لو۔ کہ جیسے کھانا پکانے کے لئے باورچی کام شروع کرتے ہیں۔ تو بعض دفعہ کھانے کی ترتیب کے لحاظ سے ایک چیز بعد میں آتی ہے۔ لیکن پکانے کے لحاظ سے باورچی اسکو پہلے پکاتا ہے۔ اور کوئی چیز کھانے میں پہلے آتی ہے۔ لیکن وہ اسکو بعد میں پکاتا ہے۔ اور اگر کوئی اعتراض کرے۔ کہ یہ چیز جو پہلے کھانی تھی تم نے بعد میں کیوں پکائی۔ تو وہ جواب دیگا کہ یہ کھانی بے شک پہلے تھی۔ لیکن اس کے پکانے میں پندرہ منٹ لگتے ہیں۔ اگر اسے پہلے ہی پکا لیا جاتا۔ تو اس وقت تک یہ خراب اور باسی ہو جاتی۔ اور جو چیز بعد میں کھانی تھی۔ بے شک وہ کھانی بعد میں تھی۔ مگر اسکے پکانے میں اڑھائی تین گھنٹے لگتے ہیں۔ اگر اس کو پہلے نہ پکایا جاتا۔ تو یہ کچی رہتی۔ پس اس کی ترتیب

### حکمت کے ماتحت

ہوتی ہے۔ پکانے کی اور ترتیب ہوتی ہے۔ اور کھانے کی اور ترتیب ہوتی ہے۔ جب وہ پکاتا ہے تو اس امر کو نہیں دیکھتا کہ پہلے کونسی چیز کھانی ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ جلدی کونسی چیز پکے گی۔ اور دیر سے کونسی چیز پکے گی۔ جو جلدی پک جاتی ہے۔ اسے وہ بعد میں تیار کر لیتا ہے۔ اور جو دیر میں پکتی ہے۔ اسے وہ پہلے تیار کرنا شروع کرتا ہے۔ جو چیز دیر میں پکتی ہے اگر وہ اسے دیر سے چڑھائے گا۔ تو کھاتے وقت وہ چیز کچی ہوگی۔ پس وہ دیر سے پکنے والی چیز کو چولہے پر پہلے رکھے گا خواہ وہ آخر میں کھائی جانے والی ہو۔ اور جلدی پکنے والی چیز کو بعد میں تیار کرے گا۔ خواہ وہ پہلے کھائی جانے والی ہو

### یہ مثال

میں نے اس غرض کے لئے دی ہے۔ کہ بعض چیزوں کی استعمال میں اور ترتیب ہوتی ہے۔ اور اس کی تیاری میں اور ترتیب ہوتی ہے۔ یہی طریق دنیا کے ہر کام میں چلتا ہے۔ حکومتیں فوجیں تیار کرتی ہیں۔

### ملک کی تنظیم

کرتی ہیں۔ لوگوں کو تعلیم دلاتی ہیں۔ ان کو مختلف فنون سکھاتی ہیں۔ تو بعض لوگ جنہوں نے پیچھے کام کرنا ہوتا ہے۔ ان کی تیاری پہلے شروع کر دیتی ہیں۔ اور بعض جنہوں نے پہلے کام کرنا ہوتا ہے۔ ان کی تیاری بعد میں ہوتی ہے۔ مثلاً کسی

### کام کی ٹریننگ

چھ ماہ میں مکمل ہو جاتی ہے۔ اور کسی کام کی ٹریننگ پر چار سال صرف ہوتے ہیں اب خواہ ایک ہی وقت میں کام شروع ہونے والے ہوں۔ تب بھی چار سال والے کی ٹریننگ پہلے رکھی جائے گی۔ اور چھ ماہ والے کی بعد میں۔ مثلاً

### عمارتیں اور پُل

بنانے میں دیر لگتی ہے ان کو پہلے بنایا جائیگا اور ریل کی سڑکیں جو جلدی جلدی تیار کر لی جاتی ہیں۔ ان کو بعد میں رکھا جائے گا۔ فوجیں بعض دفعہ دس دس بیس بیس میل لمبی لائن ایک دن میں بچھا دیتی ہیں لیکن پل بنانے پر بڑا وقت صرف ہوتا ہے۔ اس لئے پلوں کا انتظام اور رنگ میں ہوگا۔ اور عمارتوں کا انتظام اور رنگ میں۔ یہی

### قرآن کریم کی ترتیب

کا حال ہے۔ قرآن کریم میں جو مضامین اس وقت کے لحاظ سے ضروری تھے۔ جب وہ نازل ہو رہا تھا۔ ان کو خدا تعالےٰ نے پہلے رکھا۔ کیونکہ اس وقت قرآن کریم ابھی اپنی مکمل صورت میں ان کے سامنے نہیں تھا۔ انہیں کچھ معلوم نہیں تھا کہ قرآن کیا ہوتا ہے۔ اسلام کیا ہوتا ہے۔ رسول کیا ہوتا ہے وحی کیا ہوتی ہے۔ الہام کیا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ سے تعلق کیا ہوتا ہے۔ بلکہ انہیں یہ بھی پتہ نہ تھا کہ خدا کیا ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت پہلے ایسے مسائل بیان کئے گئے جو بنیادی حیثیت رکھتے تھے۔ مگر جب وہ مسائل زیر بحث آ گئے۔ اور پندرہ بیس سال تک وہ لوگ قرآن کریم کی آیات اور اس کی تعلیم سنتے رہے تو اس کے بعد ان کی جو اولاد ہوئی۔ اس نے اپنے ماں باپ سے یہ باتیں سننی شروع کر دیں۔ اور بچپن سے ہی ان کے کان میں یہ ڈالا جانے لگا۔ کہ خدا کیا ہوتا ہے رسول کیا ہوتا ہے۔ الہام کیا ہوتا ہے

### اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے کیوں مبعوث فرمایا۔ پس جب وہ بڑے ہوئے تو ان کی ذہنیت اور قسم کی تھی۔ اور ان کے ماں باپ کی ذہنیت اور قسم کی تھی

قرآن کریم جب نازل ہوا تو اس وقت قرآن کریم کی بہت سی باتیں لوگوں کے لئے بالکل نئی تھیں۔ لیکن آئندہ اولاد کے لئے وہ باتیں پرانی ہو چکی تھیں۔ مثلاً ایک مسلمان گھر میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو جاہل سے جاہل ماں باپ بھی اپنے بچہ کو یہ ضرور سکھاتے ہیں۔ کہ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے۔ تو تم کہو خدا نے۔

لیکن یہی سوال مکہ کے بڑے سے بڑے آدمی سے بھی کیا جاتا۔ تو وہ حیرت میں پڑ جاتا۔ کہ میں اس کا کیا جواب دوں۔ کہ مجھے لات نے پیدا کیا ہے یا منات نے پیدا کیا ہے۔ یا عزیٰ نے پیدا کیا ہے۔ یا وُدّ نے پیدا کیا ہے۔ یا ہبل نے پیدا کیا ہے۔ آخر میں کیا کہوں کہ مجھے کس نے پیدا کیا ہے۔ لیکن ایک مسلمان بچہ کے لئے یہ بالکل معمولی بات ہے۔ اسی طرح

## قضاء وقدر کا مسئلہ

ہے۔ اس کے تفصیلی مسائل اور چیز ہیں۔ لیکن ایک مسلمان بچہ کے لئے تقدیر کا سوال بالکل معمولی ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کرتا ہے۔ پس جہاں تک ایمان کا تعلق ہے یقیناً ہمارا بچہ اس سے زیادہ جانتا ہے۔ جتنا ابوجہل جانتا تھا۔ کیونکہ ابوجہل یہ بحث کرتا تھا۔ کہ بتاؤ تقدیر کیا ہے۔ اور ہمارا بچہ چاہے جانے یا نہ جانے کہ تقدیر کیا ہوتی ہے۔ بڑی دلیری سے کہتا ہے۔ کہ وہی ہوتا ہے۔ جو خدا کی مرضی ہوتی ہے۔ پس تقدیر پر اس کا ایمان ہوتا ہے۔ چاہے تفصیلات سے وہ ناواقف ہو۔ لیکن ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو تو

## تقدیر کا لفظ

بھی عجیب لگتا تھا۔ وہ تو یہی سمجھتے تھے۔ کہ سارے کام ہمارے بت کرتے ہیں۔ یا دیوی دیوتا اور جن بھوت اور پریت کام کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ قرعہ ڈال کر بکرا کسی دیوی کے نام پر چڑھا دیا۔ تو سب کام ہو گئے۔ لیکن ہمارا بچہ کہتا ہے۔ کہ سب کام خدا کرتا ہے۔ وہ اپنی ماں کے پاس جاتا ہے۔ اور کہتا ہے اماں مجھے فلاں چیز دے دو۔ تو وہ کہتی ہے۔ بیٹا اللہ دیگا۔ تو لے دونگی۔ اور اس جواب سے اسکی تسلی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک تقدیر ایک یقینی چیز ہے۔ لیکن جب قرآن کریم نازل ہوا۔ اس وقت یہ ایک بڑا پیچیدہ مسئلہ تھا۔ اور لوگ حیران ہوتے تھے۔ کہ قرآن نے یہ کیا بات کہہ دی ہے۔ اسی طرح توحید کو لے لو۔ توحید کے مسئلہ پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ لیکن جب ابتداء میں یہ تعلیم نازل ہوئی۔ تو مکہ کے لوگ حیران ہوتے تھے۔ کہ یہ توحید کیا چیز ہے۔ قرآن کریم میں ان کے خیالات کا عجیب نقشہ کھینچا گیا ہے۔ فرماتا ہے۔ کافر کہتے تھے یہ

**محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم**

بھی عجیب انسان ہیں۔ کہ انہوں نے سب معبودوں کو کوٹ کاٹ کر ایک بنا دیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک لات اور منات اور عزیٰ وغیرہ کا قیمہ بنا کر ایک خدا بنا دیا گیا تھا۔ ان کے ذہن میں یہ آہی نہیں سکتا تھا۔ کہ لات اور منات اور عزیٰ معبود ہی نہیں۔ وہ ایک کے یہ معنے سمجھتے تھے۔ کہ ان سب کو ملا کر ایک بنا دیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے تھے اجعل الاٰلھۃ الٰھا واحداً۔ ہمارے بہت سے معبود تھے مگر اس نے ان سب کو ایک بنا دیا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ یہ ایک خدا پیش کرتا ہے۔ یا کہتا ہے کہ دنیا کا ایک ہی پیدا کرنے والا ہے۔ بلکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اس نے بہت سارے معبودوں کو اکٹھا کر کے ایک بنا دیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک توحید کا پیغام لات منات اور عزیٰ کو کوٹ کاٹ کر ایک کر دینا تھا۔ اور وہ حیران ہوتے تھے کہ یہ کیا تعلیم ہے۔ لیکن آج ہمارا چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی سمجھتا ہے۔ کہ

## توحید کیا چیز ہے

کیونکہ وہ لات اور منات اور عزیٰ کو جانتا ہی نہیں۔ وہ پیدائش سے ہی سمجھتا ہے۔ کہ ایک خدا ہے۔ اور ایک چھوٹے بچے کے لئے بھی یہ اتنا حل شدہ مسئلہ ہے۔ کہ اگر اسے کہو کہ ایک نہیں بلکہ کئی خدا ہیں۔ تو وہ ہنس پڑے گا۔ کہ مجھے بیوقوف بناتے ہو۔ لیکن ابوجہل کے سامنے جب یہ بات پیش کی جاتی تھی۔ کہ خدا ایک ہے۔ تو وہ بھی ہنس پڑتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ مجھے بیوقوف بنایا جا رہا ہے۔ گویا ہمارے بچہ کے نزدیک یہ کہنا کہ ایک سے زیادہ خدا ہیں۔ اسے بیوقوف بنانا ہے۔ اور ابوجہل کے نزدیک یہ کہنا کہ زیادہ معبود نہیں بلکہ ایک ہی معبود ہے۔ اسے بیوقوف بنانا تھا۔ تو بعد میں آنے والوں کے لئے ایک

## نئی ترتیب کی ضرورت

پیش آتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں پہلے سورہ فاتحہ رکھی۔ پھر سورۂ بقرہ رکھی۔ پھر سورۂ آل عمران رکھی۔ پھر سورۂ نساء رکھی۔ نزول کی ترتیب ان لوگوں کے مطابق تھی۔ جو اس زمانہ میں تھے۔ اور بعد کی ترتیب آئندہ آنے والی نسلوں کی ضرورت کے مطابق ہے۔ سورۂ فاتحہ جو خدا تعالےٰ نے سب سے پہلے رکھی ہے۔ اس کی پہلی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ کئی لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ بسم اللہ سورۃ کا حصہ نہیں۔ حالانکہ بسم اللہ سورۃ کا حصہ ہے۔ بلکہ ہر سورۃ کا حصہ ہے۔ اور جب ہم کہتے ہیں۔ کہ ہر سورۃ کا حصہ ہے۔ تو اس سے کسی سورت کو بھی مستثنیٰ قرار نہیں دیتے۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ سورۂ توبہ کا تو یہ حصہ نہیں۔ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ مکمل سورۃ نہیں بلکہ سورۂ انفال کا ایک باب ہے۔ اصل سورۃ سورۃ انفال ہی ہے۔ مگر چونکہ وہ اسی سورۃ کا ایک مہتم بالشان ٹکڑا تھا۔ اسے نمایاں حیثیت دینے کے لئے اسے الگ کر دیا گیا۔ اسی لئے کہ اس پر بسم اللہ نہیں لکھی گئی۔ کیونکہ درحقیقت وہ کوئی الگ سورۃ نہیں۔ پس بسم اللہ قرآن کریم کی ہر مکمل سورۃ کا حصہ ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ تمام انسانی افعال یا تعلقات خواہ وہ خدا تعالےٰ سے ہوں یا بنی نوع انسان سے ہوں۔ ان میں پہلا واسطہ رحمانیت سے ہوتا ہے۔ رحمانیت خدا تعالےٰ کی وہ صفت ہے۔ جس میں بغیر کسی کام اور استحقاق کے چیز مل جاتی ہے۔ وہ چیز کسی نماز کے بدلہ میں نہیں ملتی۔ کسی روزہ کے بدلہ میں نہیں ملتی۔ کسی حج کے بدلہ میں نہیں ملتی۔ کسی زکوٰۃ کے بدلہ میں نہیں ملتی۔ بلکہ مفت ملتی ہے۔ یہ مفت چیزیں خدا تعالےٰ کی طرف سے بھی ملتی ہیں۔ اور بندوں کی طرف سے بھی ملتی ہیں۔ اور تمام دنیا میں یہ قانون چل رہا ہے۔ مثلاً ماں باپ مرتے ہیں۔ تو بچے کو ورثہ ملتا ہے۔ اب وہ کسی کام کے بدلہ میں نہیں ملتا۔ بلکہ مفت ملتا ہے۔ امیر ماں۔ باپ کے بچہ کو ان کی امارت کے مطابق حصہ مل جاتا ہے۔ اور غریب ماں باپ کے بچہ کو ان کی غربت کے مطابق حصہ مل جاتا ہے۔ مگر بہرحال ملتا ضرور ہے۔ کروڑپتی ماں باپ ہوں۔ تو بچوں کو پندرہ پندرہ بیس بیس لاکھ مل جائیگا۔ غریب ماں باپ ہوں تو دو دو تین تین سو مل جائیگا۔ اور زیادہ غریب ہوں۔ تو دو دو تین تین روپے مل جائیں گے۔ مگر بہرحال دو ملیں یا دو سو ملیں۔ یا دو ہزار ملیں یا اٹھنّی ملے۔ جو کچھ ملتا ہے۔ مفت ملتا ہے۔ اسی طرح

## اساتذہ پڑھاتے ہیں

بے شک سکولوں کے اساتذہ تنخواہیں لیتے ہیں لیکن مسجدوں میں بیٹھ کر جو لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ وہ بالکل مفت دیتے ہیں۔ اس وقت آپ لوگ خطبہ سن رہے ہیں۔ تو مفت سن رہے ہیں۔ ہم درس دیتے ہیں تو مفت دیتے ہیں۔ اور پھر یہ نہیں کہ تمہاری مرضی ہے چاہے تم جمعہ اور درس میں آؤ یا نہ آؤ۔ بلکہ ہم مجبور کرتے ہیں۔ کہ آؤ اور ہم سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور یہ فائدہ تمہارے کسی کام کے بدلہ میں نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہر مسجد میں خدا تعالےٰ کے ایسے کئی بندے بیٹھے ہوتے ہیں۔ جو لوگوں کو دین کی باتیں سکھاتے ہیں۔ بے شک کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو تنخواہیں لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو لالچی ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو بغیر کسی اجرت کے خدا تعالےٰ کے توکل پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اس گرے ہوئے زمانہ میں بھی ہزاروں ایسے آدمی مل جائیں گے۔ جو مساجد میں آ کر نمازیں پڑھا دیں گے۔ قرآن کا ترجمہ سکھا دیں گے موٹے موٹے اسلامی مسائل لوگوں کو بتا دیں گے۔ اور کوئی اجرت نہیں لیں گے۔ گویا دونوں طرف سے رحمانیت چل رہی ہوتی ہے۔ اور اگر پڑھانے والے کچھ مالی فائدہ بھی اٹھا رہے ہوں۔ تو ایک طرف سے رحمانیت اور ایک طرف سے رحیمیت جاری ہوتی ہے۔ پڑھانے والا اس لئے پڑھاتا ہے۔ کہ میں ان لوگوں کو فائدہ پہنچاؤں اور گذارہ دینے والا اس لئے دیتا ہے۔ کہ یہ ہمارے فائدے کا کام کر رہا ہے۔ لیکن ہزاروں لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو ان کاموں کے بدلہ میں کوئی پیسہ نہیں لیتے۔ وہ نمازیں پڑھائیں گے۔ درس دیں گے۔ مسائل اسلامیہ سے آگاہ کریں گے۔ مگر کوئی اجرت نہیں لیں گے۔ اور یہی لوگ اعلیٰ مومن اور متقی امام ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ پیسے لینے جائز ہیں۔ مگر

## کامل مومن وہی ہے

جو توکل پر آ بیٹھتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر خدا کسی کے دل میں تحریک پیدا کر دیگا۔ تو وہ لے آئیگا میں نے نہیں مانگنا اور یہی اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ میں ہمیں تعلیم دی ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے یہ معنے ہیں کہ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو بغیر کسی محنت کام اور بدلہ کے آپ ہی ہمیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جتنی رحمانیت ظاہر ہوتی ہے۔ بندوں کی طرف سے اتنی ظاہر نہیں ہوتی۔ بندے کی رحمانیت نہایت ہی محدود ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اسکی کئی ضرورتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو ماں باپ پوری ہی نہیں کر سکتے۔ بچہ اندھا ہو جائے تو ماں باپ اسے آنکھیں نہیں دے سکتے۔ لنگڑا ہو جائے۔ تو ماں باپ اسے ٹانگ نہیں دے سکتے۔ بہرہ ہو جائے۔ تو ماں باپ اسے کان نہیں دے سکتے۔ لیکن خدا کتنوں کو آنکھیں دے رہا ہے۔ جن کو ان کے ماں باپ نے آنکھیں نہیں دیں جس کے کان نہیں ہیں۔ اس کو اس کے ماں باپ کان نہیں دے سکتے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ جس کے کان ہیں اسے اس کے ماں باپ نے کان نہیں دیئے بلکہ خدا نے دیئے ہیں۔ یہ بھی سچی بات ہے۔ کہ جو شخص لنگڑا ہے۔ اس کے ماں باپ اسے ٹانگ نہیں دے سکتے۔ مگر ویسی ہی سچی بات یہ بھی ہے۔ کہ جو شخص ہاتھ پیر سلامت لیکر آیا ہے۔ اسے اس کے ماں باپ نے ہاتھ پاؤں نہیں دیئے۔ بلکہ خدا نے دیئے ہیں۔ پس اس کا مقابلہ ماں باپ سے کرنا حماقت اور نادانی کی بات ہے۔ ماں باپ اپنے بچوں کو روٹی کھلاتے ہیں۔ تو بعض ماں باپ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ کسی وقت دے دیتے ہیں۔ اور کسی وقت غربت کی وجہ سے نہیں دے سکتے۔ اور پھر ماں باپ اگر بچوں کو

## کھانا کھلاتے ہیں

تو ساتھ ہی ان سے کام بھی لیتے ہیں۔ بے شک نوکری اس کا نام نہ رکھیں۔ مگر سب ماں باپ گھروں میں اپنے بچوں سے کام لیتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ تو کوئی بھی کام

نہیں لیتا اور دیتا چلا جاتا ہے۔ سکتے ہیں۔ امیر غریب اور جن اور سب کا مالک ہے۔ نگر وہ

## اپنے سارے روپیہ سے

ایک آنکھ تو لے دے۔ اپنے سارے روپیہ سے ایک کان تو لے دے۔ بلکہ آنکھ اور کان تو الگ رہے۔ وہ اپنے سارے روپیہ سے ایک بال بھی نہیں لے سکتا۔ مگر یہ ساری چیزیں خدا نے امیر اور غریب سب کو یکساں دی ہیں۔ ہر ایک کو دو دو آنکھیں تقسیم کر دی ہیں۔ دو دو کان تقسیم کر دیئے ہیں۔ ایک ایک ناک تقسیم کر دیا ہے۔ ایک ایک زبان تقسیم کر دی ہے۔ بتیس ۳۲ بتیس ۳۲ دانت تقسیم کر دیئے ہیں۔ اور کسی سے نہ پیسہ مانگا ہے۔ نہ خدمت لی ہے۔ بلکہ اُلٹا لوگ خدا تعالیٰ کو گالیاں دیتے ہیں۔ پس

## حقیقی رحمانیت

خدا تعالیٰ میں ہی پائی جاتی ہے۔ اور یہی سبق بسم اللہ میں دیا گیا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب انسان کوئی کام شروع کرے۔ تو سوچ لے کہ کیا مجھے اس کام کی توفیق تھی۔ اگر خدا مجھے اس کام کی توفیق نہ دیتا تو کیا میں کر سکتا اگر وہ سوچے گا۔ تو اس کی سمجھ میں آجائے گا۔ کہ جو کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کی وجہ سے ہی ہے۔ امیر آدمی روٹی کھاتا ہے۔ تو کس شان سے اس کا دسترخوان بچھایا جاتا ہے۔ کس شان سے نوکر آتے اور کس سلیقہ کے ساتھ کھانے چنتے ہیں۔ اور پھر وہ کس تکبر کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھتا اور لقمہ اپنے منہ میں ڈالتا ہے۔ لیکن وہ سوچے کہ اگر خدا رحمٰن نہ ہوتا۔ تو کیا وہ

## اس شان کا اظہار

کر سکتا تھا۔ اگر خدا رحمٰن نہ ہوتا۔ جس ہاتھ کو اس نے کھانے کے لئے بڑھایا ہے وہ ہاتھ ہی نہ ہوتا۔ جس منہ میں اس نے لقمہ ڈالا ہے۔ وہ منہ ہی نہ ہوتا۔ جن دانتوں سے اس نے لقمہ توڑا ہے وہ دانت ہی نہ ہوتے۔ جس معدہ میں اس نے غذا ڈالی ہے۔ وہ معدہ بھی نہ ہوتا۔ جو روٹی اس نے کھائی ہے وہ روٹی ہی نہ ہوتی جو چاول اس نے کھائے ہیں وہ چاول ہی نہ ہوتے۔ جو بوٹی اس نے کھائی ہے۔ وہ بوٹی ہی نہ ہوتی۔ یہ ساری چیزیں رحمانیت کے ساتھ ہی تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ رحمان نہ ہوتا۔ تو وہ بکرے کہاں سے آتے جن کا گوشت انسان کھاتا ہے۔ بیشک بکروں کا پالنا بھی ایک بڑا کام ہے مگر

## سوال یہ ہے

کہ بکرا آیا کہاں سے؟ چاول کا بونا اور چیز ہے۔ یہ چاول آیا کہاں سے؟ گندم کی کاشت بھی محنت چاہتی ہے۔ لیکن کیا گندم کی کاشت اور کیا گندم کا دانہ مہیا کرتا جس سے ساری دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے

پس بسم اللہ میں خدا تعالیٰ نے ہم کو یہ سبق دیا ہے۔ کہ ہر کام کے کرتے وقت یہ سوچ لیا کرو۔ کہ ہم نے کیا کیا ہے۔ اور تم نے کیا کیا ہے جب اس طرح تم غور کرو گے۔ تو تمہیں ہماری رحمانیت کا پتہ لگے گا۔ اور تمہارے دل میں ہماری محبت بھی ترقی کرے گی۔ ہمارا شوق بھی بڑھے گا۔ دنیا سے نفرت بھی پیدا ہوگی۔ اور اصل منبع کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہر کام کے شروع کرتے وقت

## بسم اللہ پڑھ لیا کرو

اس کے معنی یہی ہیں۔ کہ اگر تم بسم اللہ پڑھو۔ اور اس کے مضمون پر غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ تمہارا غرور اور تکبر سب باطل ہے۔ ایک استاد جو لڑکوں کو پڑھانے لگتا ہے۔ وہ کس تکبر کے ساتھ دنیا پیدا ہوا ہوتا ہے۔ کہ اگر ذرا بھی کسی نے حرکت کی تو اُسے مار مار کر سیدھا کر دے گا۔ پھر کس فخر کے ساتھ وہ بورڈ کی طرف بڑھتا ہے۔ اور کس شان کے ساتھ چاک پکڑ کر اس پر لکھتا ہے۔ اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں بہت بڑا عالم ہوں۔ حالانکہ اگر وہ غور کرے تو اُسے معلوم ہو۔ کہ اُس کی اپنی حیثیت کچھ بھی نہیں۔ خدا نے

## علم کے کچھ ٹکڑے

اس کے حافظہ میں جمع کر دیئے ہیں۔ اگر وہ حافظہ نکال لیا جائے۔ تو وہ ایک پاگل کی حیثیت اختیار کر لے۔ اور بجائے ماسٹر بننے کے پاگل خانہ میں بھجوا دیا جائے۔ لیکن اگر وہ بسم اللہ کہہ کر کمرہ میں داخل ہو۔ تو اسے پتہ لگے کہ میں پڑھانے نہیں آیا۔ بلکہ خدا پڑھانے آیا ہے یا جب وہ شادی کرے گا۔ اور بسم اللہ کے مضمون پر غور کرے گا۔ تو اُسے معلوم ہوگا۔ کہ مجھے اگر خاوند بننے کی قابلیت دی گئی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہے۔ اور میری بیوی کو اگر بیوی بننے کی قابلیت دی گئی ہے۔ تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی دی گئی ہے۔ گویا ہر طرف

## اللہ تعالیٰ کا فعل

ہی چل رہا ہے۔ میں تو صرف ایک کھلونا ہوں جیسا زمیندار جب اپنی فصل میں جاتا ہے تو کس فخر سے کہتا ہے کہ میری سو ایکڑ زمین ہے۔ میری ہزار ایکڑ زمین ہے لیکن اگر وہ بسم اللہ کہے تو اُسے معلوم ہو۔ کہ ایک انچ زمین بھی میں نے نہیں بنائی۔ سو ایکڑ ہے تب بھی خدا نے بنائی ہے اور ہزار ایکڑ ہے تب بھی خدا نے بنائی ہے۔ پھر اگر کوئی چیز پیداوار ہے۔ تو وہ کونسی میں نے بنائی ہے۔ جو بیج ڈالا گیا ہے۔ وہ خدا نے بنایا ہے۔ جس زمین میں بیج ڈالا گیا ہے۔ وہ خدا نے بنائی ہے۔

جو پانی دیا گیا ہے وہ

## خدا نے بنایا ہے

پھر بیل جو ہل چلاتے ہیں۔ وہ کب میں نے بنائے ہیں ہلوں کی لکڑی اور لوہا میں نے کب بنایا ہے۔ غرض اس طرح اگر وہ ایک ایک بات پر غور کرے گا تو اُسے معلوم ہوگا۔ کہ جو کچھ ہے۔ وہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ میرا تو صرف غرور ہی غرور ہے۔

غرض انسان اگر اپنے

## ہر کام کے شروع میں

سوچ سمجھ کر بسم اللہ پڑھے تو اُسے غیر معمولی علوم حاصل ہو جائیں۔ میں نے ایک طریق تمہیں بتا دیا ہے۔ اگر اسی طریق پر تم سوچنے لگو تو شام تک بڑے بھاری عالم بن جاؤ۔ اور دوسرے دن اس سے بھی بڑے عالم بن جاؤ۔ جو بھی کام کرنے لگو اس سے پہلے بسم اللہ پڑھو اور پھر سوچو۔ تو تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ کہ اس کام میں تمہارا کتنا حصہ ہے اور خدا تعالیٰ کا کتنا حصہ ہے۔ اگر تم اس طرح غور کرنے کی عادت ڈال لو تو تین دن کے اندر اندر ہی تم

## عالم اسرار آسمانی بن جاؤ گے

اور تمہاری ذہنیت اتنی بلند ہو جائیگی۔ کہ تم معمولی انسان نہیں رہو گے۔ بلکہ بڑے مفسر اور کامل مدبر بن جاؤ گے۔ افسوس ہے کہ کہنے والا کہہ گیا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک سبق سکھا دیا مگر ہم اپنی بدقسمتی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبق کو یاد نہیں رکھتے اور اس طرح بہت سی نیکیوں اور علوم سے

# امراء جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

(از مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی)

برادران کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ سے یہ امر مخفی نہ ہوگا۔ کہ خدام الاحمدیہ کراچی نے ایک پندرہ روزہ اخبار المصلح نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح نیز حقیقی اسلام کی تعلیم کی نشر و اشاعت کی غرض سے جاری کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ اخبار پندرہ روزہ سے ہفتہ وار اور ہفتہ وار سے روزانہ اخبار ہوا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ نہایت باقاعدگی اور عمدگی کے ساتھ اپنے فرائض کو سرانجام دے رہا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ موجودہ دور میں یہی ایک اخبار ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت پورا کر رہا ہے اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو زبردست براہین اور مشاہدات سے روز روشن کی طرح ثابت کر رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ جماعتہائے احمدیہ اسکی اشاعت کیطرف کماحقہ توجہ دیں۔ ورنہ موجودہ دور میں کہ کاغذ وغیرہ کی سخت دقتیں درپیش ہیں۔ پرچہ کو شدید خسارہ کا اندیشہ ہے غالباً احباب کو اس اخبار کی اہمیت کا علم نہیں ہوا ورنہ یہ باور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کوئی صاحب استطاعت احمدی موجودہ حالات میں اس کی اہمیت اور ضرورت کا احساس رکھتے ہوئے اس کی خریداری کی طرف سے غافل ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ امراء جماعتہائے کی خدمت میں گذارش کروں۔ کہ وہ مہربانی فرما کر ذاتی دلچسپی لے کر جماعتوں میں المصلح کی خریداری کے لئے پرزور تحریک فرمائیں۔ اور انہیں ذہن نشین کرائیں۔ کہ موجودہ دور میں سلسلہ کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے یہی ایک اخبار ہے جس کی خریداری نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کی کوششوں میں برکت دے۔

آپ کی اطلاع کے لئے روزنامہ کا چندہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی رقوم مینیجر روزنامہ المصلح میکلوڈ روڈ کراچی ۳ کے نام بھجوائی جائیں۔ اور انتظامی امور کے لئے بھی اسی پتہ کو استعمال کیا جائے چندہ سالانہ -/۲۴ روپے۔ ششماہی تیرہ -/۱۳ روپے۔ سہ ماہی -/۷ روپے ماہوار -/۱۲/۲ روپے۔ بیرون پاکستان و ہندوستان سے -/۳۵ روپے سالانہ۔ ہندوستان سے ہندوستانی سکہ میں -/۳۳ روپے سالانہ۔ ہفتہ وار نمبر -/۱/۶ روپے سالانہ

# شعبۂ تعلیم خدام الاحمدیہ کا تفصیلی پروگرام

نائب معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اطلاع دیتے ہیں:۔

رسالہ خالد ماہ مارچ و اپریل ۵۳ء کے صفحہ ۱۶ پر شق نمبر ۱ کے ذیل میں اسی طرح روزنامہ المصلح کراچی مورخہ ۱۲ اپریل ۵۳ء کے صفحہ ۶ پر شق ۱۰ کے ماتحت شعبہ تعلیم کا آئندہ تین سالہ پروگرام مختصراً درج کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیلات اب شائع کی جاتی ہیں۔ تا مجالس اپنے اپنے مقام پر تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کریں۔

ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ کوئی احمدی ناخواندہ نہ رہے۔ جہاں تک خدام الاحمدیہ کے پروگرام کا تعلق ہے۔ یہ خدام سے ہی متعلق ہے۔ لیکن شعبۂ تعلیم کے مدنظر وہ بزرگ بھی ہیں۔ جو کسی وجہ سے علم سے بے بہرہ رہ گئے ہیں۔ ان کو بھی اس قابل بنانا ہے۔ کہ وہ معمولی اردو لکھ پڑھ سکیں۔ اور قرآن کریم اور نماز کا ترجمہ سیکھ لیں۔ تا وہ اللہ تعالےٰ کی کتاب میں نازل شدہ ہدایات سے واقف ہو کر اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور خدا تعالےٰ کی عبادت اس کے بتائے ہوئے طریق پر بجا لائیں۔ اس زمانہ میں اسلام کی صحیح تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں مل سکتی ہے۔ اور جب تک انہیں کوئی شخص خود نہ پڑھے۔ اس سے پورے طور پر فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اس لئے ضروری ہے۔ اور ہر احمدی قرآن کریم با ترجمہ پڑھے۔ اور اسی طرح اتنی اردو سیکھ لے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خود پڑھ سکے۔ اسی مقصد کے لئے شعبۂ تعلیم خدام الاحمدیہ نے تین سال کا ایک پروگرام بنایا ہے۔ جس کی تفصیلات ذیل میں دی جا رہی ہیں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اس پروگرام میں انصار کو بھی شامل کریں۔ اور ان کی تعلیم کا بھی باقاعدگی سے انتظام کریں۔ تعلیم یافتہ خدام کی ڈیوٹیاں پڑھانے پر لگائی جا سکتی ہیں۔

## سکیم شعبۂ تعلیم برائے سال ۵۴-۱۹۵۳ء

خدام الاحمدیہ کی علمی صلاحیتوں کے اعتبار سے خدام کے تین مدارج قائم کئے جائیں۔ جن کی تفصیل یہ ہو۔

(۱) ناخواندہ خدام۔ جو اردو لکھنا پڑھنا اور قرآن مجید ناظرہ پڑھنا نہیں جانتے۔

(۲) خدام جن کی تعلیم مڈل یا مڈل کے مساوی ہے۔ اردو و دینیات کے لحاظ سے قرآن کریم ناظرہ و ترجمہ نماز جانتے ہوں۔

(۳) تمام خدام جو مڈل سے اوپر تعلیم رکھتے ہیں

ان تینوں طبقات کے لئے مندرجہ ذیل سہ سالہ کورس مقرر کیا جاتا ہے۔ ہر سال مقررہ نصاب کا امتحان مرکز کی طرف سے ہوا کرے گا۔ مرکز پرچہ بنا کر مجالس کو بھجوائے گا۔ مجالس خود امتحان لے کر انہیں نمبر دیں گی۔ اور امتحان میں شامل ہونے والے خدام کے اسماء معہ حاصل کردہ نمبر اور اول آنے والے کا پرچہ مرکز میں بھجوا دیں گی۔ نتیجہ کا مجموعی اعلان مرکز کرے گا۔ اور اسی طرح اول دوم اور سوم رہنے والے ہر معیار کے خدام کو مرکز کی طرف سے انعام دیا جائے گا۔

**۱- پہلا طبقہ (ا) سال اول۔ اردو۔** ابتدائی قاعدہ اردو۔ گنتی منہ سے اور مضمون لکھائی سلیپ کاپی۔

**دینیات:۔** یسرنا القرآن نصف۔ نماز سادہ۔ وضو اور مسجد میں آنے جانے کی دعائیں۔

**(ب) سال دوم۔ اردو۔** اردو کی کتاب حصہ دوم۔ حصہ چہارم۔ کاپی سلیپ ۲ و ۳

**دینیات:۔** یسرنا القرآن نصف دوم۔ قرآن مجید کے پہلے تین پارے۔

**(ج) سال سوم۔ اردو۔** اردو کی کتاب حصہ چہارم۔ حصہ پنجم سلیپ کاپی ۴۔ معمولی خط و کتابت۔

**دینیات:۔** قرآن مجید ختم۔ نماز جنازہ۔ خطبہ جمعہ و نکاح وغیرہ۔

**(۲) دوسرا طبقہ (ا) سال اول اردو** کشتی نوح۔ الوصیت۔

**دینیات۔** ترجمہ قرآن مجید صرف سورہ بقرہ نماز جنازہ۔ بنائے اسلام۔

**(ب) سال دوم۔ اردو۔** دعوۃ الامیر۔ لیکچر سیالکوٹ۔ سبز اشتہار۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔

**دینیات:۔** ترجمہ قرآن مجید سورہ توبہ تک خطبہ جمعہ و نکاح وغیرہ۔

**(ج) سال سوم۔ اردو۔** ازالہ اوہام۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ ایک غلطی کا ازالہ

**دینیات:۔** حفظ آخری سورتیں۔ ترجمہ قرآن مجید ختم۔

**(۳) تیسرا طبقہ (ا) سال اول۔ اردو** دعوۃ الامیر۔ نزول المسیح

**دینیات:۔** ترجمہ قرآن مجید پہلے دس پارے

خطبات نکاح۔ نماز جنازہ وغیرہ

**(ب) سال دوم۔ اردو!**

حقیقۃ الوحی۔ ہستی باری تعالیٰ (اگر یہ کتاب نہ مل سکے تو اس کی جگہ تجارِ احمدی رکھی جائے)

**دینیات**

ترجمہ قرآن مجید دوسرے دس پارے۔ چہل حدیث

**(ج) سال سوم کتب**

آئینہ کمالات اسلام۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ چالیس جواہر پارے۔

دینیات۔ قرآن مجید با ترجمہ مکمل

# ادائیگی چندہ جات کے متعلق چند ضروری ارشادات

احباب کی توجہ کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چند ضروری ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ جماعت کا ہر فرد ان کو پڑھ کر اپنے اندر یہ احساس پیدا کرے گا۔ کہ مالی قربانیوں کے موجودہ دور میں اس نے اپنے ذمہ کے بجٹ کی صد فی صدی ادائیگی کر کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدۂ بیعت کو پورا کرنا ہے

"جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے۔ اور کوئی خیانت اس کے اندر نہیں۔ اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے اور نہ شکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے۔ وہ بچایا جائے گا۔ لیکن وہ جو اس راہ میں سست قدم چلتا ہے اور تقویٰ کی راہوں پر پورے طور پر قدم نہیں مارتا۔ دنیا پر گرا ہوا ہے۔ وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو۔ اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کیلئے اب وقت ہے۔ کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے۔ وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے۔ تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے۔ اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال وہ صدق دکھلاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں"

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۷ء کی مجلس مشاورت پر بجٹ کے موقعہ پر فرمایا۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بجٹ کا پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں۔ نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے نزدیک مجرم ہے۔۔۔۔ کیا آپ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ ہم میں سے پچاس فی صدی چندہ نہیں دیتے تھے۔ اس لئے ہم نے آمد و خرچ میں کمی کر دی۔ کیا کوئی جماعت ایسی ہے۔ جو یہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا۔ وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ اس کے مطابق اس نے چندہ نہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا ہے۔ باتیں کرنی آسان ہیں۔ مگر کام کرنا مشکل ہے۔ بہت لوگوں نے طاقت کا استعمال نہیں کیا۔ ایسے نادہندگان جماعتوں میں موجود ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن تم لوگ ان کے ڈر کی وجہ سے ان کے لحاظ کے باعث انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو۔ کہ چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کی ہے۔ اس بارہ میں تم غلطی پر ہو۔ اور یقیناً غلطی پر ہو۔ سال نادہندوں کے پاس جاؤ۔ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے۔ اگر وہ انکار کریں۔ تو ان کا معاملہ میرے پیش کرو اس کے بعد خدا تعالیٰ جو علام الغیوب ہے۔ اس کے سامنے تم جواب دے سکتے ہو۔ کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی۔ تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ مگر خدا تعالےٰ کو نہیں دے سکتے"

**ولادت** :۔ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۳ء بروز ہفتہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و رحم کے ساتھ سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب ابن حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد کو لڑکا عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور مولود کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے۔ حضور اقدس نے نومولود کا نام محمد یامین رکھا ہے (بشیر الدین الہ دین)

## درخواست دُعا

خاکسار بیمار ہے سخت کرب اور بے چینی ہے احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(عبد الرحمٰن ٹیچر مڈل سکول چک ۱۲۵ ضلع رحیم یار خان بہاولپور اسٹیٹ)

## حکومت پاکستان خواجہ ناظم الدین کو ۲ ہزار روپے ماہوار پنشن دے گی!

کراچی ۲۰ اپریل: معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے برطرف شدہ وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے تا حیات سیاست سے کنارہ کش ہونے کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ واضح رہے کہ قیام پاکستان سے پہلے بھی خواجہ صاحب نے اسی قسم کا فیصلہ کیا تھا۔ خواجہ ناظم الدین کا خیال ہے۔ کہ جیسے ہی مسلم لیگ کو کوئی نیا صدر مل جائے گا وہ سیاست سے کنارہ کش ہونے کا اعلان کر دیں گے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین نے آخر مجبور ہو کر یہ تسلیم کر لیا ہے کہ گورنر جنرل نے ان کی وزارت کو برطرف کرنے کا جو اعلان کیا تھا وہ آئینی تھا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے خواجہ ناظم الدین کو جو پاکستان کے گورنر جنرل بھی رہ چکے ہیں۔ گورنر جنرل کے عہدے کی پنشن دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں دو ہزار روپے ماہوار بطور پنشن دئیے جائیں گے۔ دولت مشترکہ کے ممالک کے عام رواج کے مطابق ان ممالک کے گورنر جنرل کو تا زندگی پنشن دی جاتی ہے۔ پاکستان میں خواجہ ناظم الدین وہ پہلے آدمی ہیں۔ جو گورنر جنرل کے عہدے سے اپنی زندگی میں ریٹائر ہو گئے تھے۔ چنانچہ وہ پنشن کے حقدار ہیں۔ انہیں اس عرصہ کی پنشن نہیں ملے گی۔ جس میں وہ وزیراعظم کی حیثیت سے کام کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اس عرصہ میں وزیراعظم کے عہدہ کی تنخواہ وصول کی ہے۔

### سندھ مسلم لیگ کی انتخابی مہم

کراچی ۲۰ اپریل: سندھ الیکشن کمیٹی کے چیئرمین پیرزادہ عبدالستار نے کہا ہے۔ کہ ۲۲ اپریل سے سندھ میں مسلم لیگ کی انتخابی مہم پورے زور شور سے شروع ہو جائیگی۔ انہوں نے کہا کہ خان عبدالقیوم خان۔ سردار عبدالرب نشتر۔ ڈاکٹر محمود حسین۔ سید حسن محمود۔ مخدوم سید مرید حسین قریشی۔ سردار امیر اعظم خان۔ مسٹر حسین امام وغیرہ لیگ کی انتخابی مہم میں حصہ لیں گے۔

### پنجاب مہاجر ٹیکس کی منظوری

لاہور ۲۰ اپریل: گورنر پنجاب نے صوبائی مہاجر ٹیکس کے قانون کو اپنی منظوری دیدی ہے۔ جس کے تحت صوبے میں مہاجروں کی بہبود کیلئے مہاجر ٹیکس وصول کیا جائیگا۔

### امریکہ میں طوفان سے ۸۰ افراد ہلاک و زخمی

کولمبس ۲۰ اپریل: یہاں جنوبی ریاستوں میں زبردست طوفان آیا۔ جس سے ۵ ہزار سے زیادہ خاندان بے گھر ہو گئے۔ سات آدمی ہلاک اور ۸۰ زخمی ہو گئے۔ سڑک پر جہاں برف ۔۔۔۔۔ جمی ہوئی تھی۔ اور زبردست بارش ہوئی۔ وہاں دس افراد مر گئے۔ یہ سڑک نیسلوانیہ اور ہوبالی کے درمیان ہے۔ تین ہزار مکان تباہ ہو گئے۔

### گورنر سندھ میاں امین الدین کی تقریر

کراچی ۲۰ اپریل: گورنر سندھ میاں امین الدین نے آج صبح سندھ صوبائی صنعتی مشاورتی بورڈ کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سندھ میں متوازن اقتصادیات کی ضرورت ہے ہمیں بہت جلد باقاعدہ صنعت چاہیئے۔ تاکہ قومی دولت میں اضافہ ہو۔ اور بے روزگاری دور ہو۔ صوبہ سندھ میں بہت خام اشیاء ہوتی ہیں۔ اب ہمیں ان سے کام لینے کی ضرورت ہے

### پنجاب میں امداد باہمی کے ادارے سوت تقسیم کرینگے

لاہور ۲۰ اپریل: پنجاب میں کھڈی کا کپڑا بننے والوں کو سوت کے سستے داموں پر باقاعدہ سپلائی کی غرض سے حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سوت امداد باہمی کے اداروں کے ذریعہ مہیا کیا جائیگا۔ صوبہ کے امداد باہمی نے سوت کی سات ہزار گانٹھیں کھڈی کا کپڑا بننے والوں کے درمیان تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

### جاپان پاکستان سے کپاس خریدے گا

ٹوکیو ۲۰ اپریل: معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان آئندہ سال مارچ تک ساڑھے چھ لاکھ گانٹھ کپاس پاکستان سے خریدے گا۔ اسی عرصہ میں پاکستان ۵۵ لاکھ پاؤنڈ اسٹرلنگ کی مالیت کا کپڑا اور سوت جاپان سے خریدے گا۔

### برہم پترا میں سیلاب سے کئی علاقے زیر آب آگئے

گوہاٹی ۲۰ اپریل: دریائے برہم پترا کے سیلاب کی وجہ سے شمالی آسام کے ضلع لکھیم پور میں دریا کے کنارے کے بڑے بڑے علاقے زیر آب آگئے ہیں۔ سیلاب زدہ علاقے سے لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے۔ دمدما اور شیخو گھاٹ کے درمیان ریل کی پٹڑی اور سڑک پر تین تین فٹ پانی پھیل گیا ہے اور ۱۶ اپریل کے بعد سے یہ راستہ بالکل بند ہے۔

### اکالیوں کے جلوس پر پولیس نے آنسو گیس پھینکی

امرتسر ۲۰ اپریل۔ یہاں پولیس نے اکالیوں کے ہجوم پر آنسو گیس کی بارش کی۔ اور دفعہ ۱۴۴ توڑنے کے الزام میں ۷ گرفتار کر لیا۔ پولیس کو ۷ آدمیوں کی تلاش تھی جن کو اس نے اکالیوں کے جلوس میں گرفتار کر لیا۔ اس پر ہجوم نے سٹی مجسٹریٹ پر جوتے پھینکے۔ اور پولیس کو ہجوم منتشر کرنے کیلئے آنسو گیس برسانی پڑی۔

## کراچی کارپوریشن کے انتخابات۔ پولنگ کی تاریخوں کا اعلان

کراچی ۲۰ اپریل: کراچی میونسپل کارپوریشن کے تازہ انتخابات کے سلسلہ میں نام واپس لینے کا آج آخری دن تھا آج شام چار بجے تک چھ مزید امیدواروں نے اپنے نام واپس لے لئے۔ مسٹر حمید علی (وارڈ نمبر ۱) مسٹر سید عبدالحی حفیظ (وارڈ ۱) مسٹر محمد محسن صدیقی (وارڈ نمبر ۲۱) مسٹر سید احمد (وارڈ ۲۷) ڈاکٹر دوست محمد (وارڈ ۲۰) مسٹر نور محمد (وارڈ ۷)

اس طرح اپنے نام واپس لینے والے امیدواروں کی تعداد ۷۵ ہو گئی ہے۔ اور میدان میں ۶۹ نشستوں کے لئے ۲۵۰ امیدوار رہ گئے ہیں سات امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہو چکے ہیں۔ اب ۶۲ نشستوں کے لئے ۲۲۸ مسلم امیدوار ۳۰ نشستوں کے لئے ۴ مسلم امیدوار ۲ نشستوں کیلئے ۴ عیسائی امیدوار اور ۲ سیٹوں کیلئے مختلف فرقہ کے امیدواروں کا مقابلہ ہوگا۔ میونسپل کارپوریشن کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جمعہ ۲۴ اپریل کو مسلم مرد ہفتہ ۲۵ اپریل کو خواتین اور ۲۷ اپریل کو عیسائیوں کی پولنگ ہوگی۔ پولنگ کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ کہ تینوں دن صبح سات سے بارہ اور ۲ بجے سے ۶ بجے تک پولنگ ہوگی۔ صوبائی لیگ کونسل نے پیر الٰہی بخش سے پیغام میں لکھا ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین کا ایک کی برطرفی اس بات کا دوبارہ یقین دلاتی ہے کہ مکمل انصاف اور حقیقی جمہوریت غیر مقبول قائدین کو ہمیشہ مسترد کر دیتی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

### درخواستہائے دعا

کراچی کے بہت سے احمدی نوجوان ان دنوں سکولوں اور کالجوں کے امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں لہٰذا صحابہ و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ طلباء کی کامیابی کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ سب کی محنت بر لائے اور کامرانی عطا کرے۔ عبدالوہاب معتمد

(۲) برادرم شیخ نعیم الرحمن صاحب نے امسال ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ جملہ احباب صحابہ و بزرگان سلسلہ سے مستدعی ہوں کہ برادرم موصوف کی کامیابی اور کامرانی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (محمد ثابت شیخ عبدالرحمن صاحب نائب تحصیلدار ننکانہ صاحب)

# مسٹر محمد علی ملک کا دورہ کرکے رائے عامہ معلوم کرنے کی کوشش کرینگے

بمبئی ۲۰ راپریل۔ اخبار ٹائمز بمبئی کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ پاکستان کی نئی حکومت ہر معاملہ میں حقیقت پسندانہ پالیسی اختیار کرے گی۔ جہاں تک بھارت کا تعلق ہے۔ نئے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین اور پنڈت نہرو کی باہمی خط و کتابت کے سلسلہ کو جاری رکھیں گے۔ تاکہ دونو وزرا اعظم میں ملاقات ہو سکے۔ مسٹر محمد علی پاکستان میں سماجی انصاف اور جمہوریت کے اس تصور پر زور دیں گے۔ جسے قائد اعظم نے پیش کیا تھا۔ مسٹر محمد علی مذہبی معاملات میں انتہا پسندانہ نقطہ نظر کی ہمت شکنی کریں گے۔ پاکستان کے نئے اور پر جوش وزیر اعظم سے کسی کو کوئی خطرہ ہے۔ تو وہ ملائیت ہے۔ جس کی برائیوں کا وہ استیصال کر دیں گے۔ پہلے مسٹر محمد علی اپنے خاص آدمیوں کا اہم عہدوں پر تعین کریں گے۔ اور جہاں جہاں ضرورت ہوگی۔ تبدیلیاں کریں گے۔ اور اس کے بعد سارے ملک کا دورہ کرکے دستور کے متعلق رائے عامہ معلوم کریں گے۔ اغلب یہ ہے کہ بنیادی اصولوں کی رپورٹ کو ایک نئی کمیٹی کے سپرد کیا جائیگا۔ جو جون کے اجلاس دستوریہ کے بعد بنائی جائے گی۔ باور کیا جاتا ہے کہ گورنر جنرل نے وزیر اعظم پر دستور سازی کو مکمل کرنے کی شدید ضرورت واضح کر دی ہے۔ خود مسٹر محمد علی بھی دستور کی جلد از جلد تکمیل کے خواہشمند ہیں۔ اور اگلے سال کے اختتام تک دستور مکمل ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں چند عملی دشواریاں تو پیش آئیں گی۔ مگر ۵۴ء کے آخر تک دستور یہ ضرور مکمل ہو جائے گا۔ نئے وزیر اعظم اپنی پوری قوت رشوت خوری کے انسداد پر لگا دیں گے۔ غذا کے سلسلہ میں خیال یہ ہے۔ کہ مسٹر محمد علی جلد اور زیادہ بہتر شرائط پر امریکہ سے اناج حاصل کر سکیں گے۔ (جنگ)

## ضلع سیالکوٹ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

سیالکوٹ ۲۰ راپریل۔ سیالکوٹ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرکے ضلع کے باہر اناج بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔

## وزیر اعظم کی مصروفیتیں

کراچی ۲۰ راپریل۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے آج متعدد لوگوں سے ملاقات کی۔ جن میں صدر دستوریہ مولوی تمیز الدین خاں۔ پاکستانی سفیر مقیم فرانس مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ مسٹر یوسف ہارون وزیر اعلیٰ بہاولپور مسٹر حسن محمود بھی شامل ہیں۔ وزیر اعظم بہت مصروف ہیں۔ آج دوپہر انہوں نے عراقی فوجی مشن کے اعزاز میں دوپہر کے کھانے کی دعوت دی۔

کراچی ۲۰ راپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ سابق وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر ۲۴ مئی تک کراچی سے پشاور چلے جائیں گے۔ جہاں وہ وکالت شروع کرنا چاہتے ہیں۔ (م)

## وزیر اعظم کے دورہ سندھ کا پروگرام

کراچی ۲۰ راپریل۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی ۲۴ اپریل کو سکھر جا رہے ہیں۔ وہ جیکب آباد۔ پنوں عاقل گھوٹکی میر پور ماتھیلو۔ لاڑکانہ اور روہڑی بھی جائیں گے۔ اور جیکب آباد۔ سکھر اور لاڑکانہ میں تقریریں کریں گے۔ ۲۶ کو وہ کراچی واپس آجائیں گے۔ ۲۷ کو وہ حیدرآباد۔ میر پور خاص وغیرہ جائیں گے۔ وہ میر پور خاص ۲۸ کو اور حیدرآباد میں ۲۹ کو عام جلسوں میں تقریر کریں گے۔

## بدعنوانی اور رشوت خوری کو ختم کر دیا جائیگا

لاہور ۲۰ راپریل۔ پاکستان کے وزیر خوراک و صنعت خان عبدالقیوم خاں نے آج یہاں اعلان کیا۔ کہ میں سختی کے ساتھ بدعنوانیوں کا خاتمہ کر دوں گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہر شخص کو میرے پاس آنے کی اجازت ہوگی۔ اور میں بدعنوانی اور رشوت خور افسروں کے خلاف شکایات سننے کے لئے ہر وقت تیار ہونگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس وقت خوراک ہمارا سب سے بڑا قومی مسئلہ ہے۔ اور جو افسر اپنی ذمہ داریوں کی بجا آوری میں کوتاہی کریں گے۔ ان کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ میرا جانشین وہی ہوگا۔ جسے صوبائی اسمبلی منتخب کرے گی۔

## امریکی کانگرس میں پاکستان کو قحط سے بچانے کی قرارداد

واشنگٹن ۲۰ راپریل۔ آج امریکہ کے ایوان نمائندگان میں ری پبلکن پارٹی کے رکن مسٹر جیکب جیوٹس (نیویارک) نے ایک قرارداد پیش کی۔ جس میں پاکستان کے ساتھ جہاں اس وقت قحط کی سی حالت ہے۔ ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور حکومت امریکہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ پاکستان کو امداد دے۔ انہوں نے اپنی قرارداد میں کہا ہے۔ کہ پاکستان جنوب اور جنوب مشرقی ایشیا میں آزاد دنیا کی قوت کا سب سے بڑا سہارا ہے۔ لیکن اس وقت وہاں کمیونسٹوں کے گڑبڑ پھیلانے کا زبردست خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ پاکستان میں اس وقت قحط کا خطرہ ساری آزاد دنیا کے لئے خطرہ بن گیا ہے۔

م ہیں۔ توقع ہے کہ وہ آئندہ چند روز میں ملک کی سیاسی صورت حال کے متعلق کوئی بیان دیں گے۔ یا کسی پریس کانفرنس کو مخاطب کریں گے۔

# پاکستان کی نئی کابینہ غذا اور بھارت سے تعلقات کے مسائل پر فوری توجہ دے گی

نیو یارک ۲۰ راپریل۔ مسٹر محمد علی نے وزیر اعظم بننے کے فوراً بعد ہی نمائندہ نیو یارک ٹائمز سے ایک ملاقات میں کہا۔ کہ پاکستان مغربی ممالک سے دنیا کے اس حصہ میں جس میں مشرق وسطیٰ بھی شامل ہے۔ قیام امن کی بات چیت کرنے کو ہر وقت تیار ہے۔ اپنے قیام امریکہ کے دوران میں آپ نے جو تاثرات قائم کئے۔ ان کو عمل میں لانے کے منصوبوں کا بھی آپ نے ذکر کیا۔ اور کہا کہ آج صبح کابینہ کے سامنے جو اہم سوالات پیش تھے۔ ان میں غذا معاشی۔ اصلاحات عوام کا اعتماد حاصل کرنے کے طریقے اور بھارت و پاکستان کے تعلقات کا سوال خاص طور پر اہم تھا۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا کوریا اور ہند چینی کی جنگ پھیلنے کی صورت میں آپ امریکہ و برطانیہ کو پاکستان میں ہوائی اڈہ بنانے کی اجازت دیں گے۔ آپ نے کہا۔ اگر ہم نے یہ دیکھا۔ کہ ہمارا تحفظ خطرہ میں ہے۔ تو ہم ان ممالک سے جو جمہوریت پر اعتماد رکھتے ہیں۔ تحفظ کے قیام کے سوال پر گفتگو کرنے کو تیار رہیں۔ کراچی جیسی اہم بندرگاہ اور ہوائی اڈوں والے شہر کی مغربی ممالک کے تحفظ کے پروگراموں میں بڑی اہمیت ہے۔ اس لئے کہ کراچی روسی سرحد سے قریب تر واقع ہے۔ اور آزاد علاقہ ہے۔ میڈو میں شرکت کے سوال پر انہوں نے کہا۔ کہ ہم اپنی آزادی کے تحفظ کے ساتھ ان ممالک کے ساتھ ذمہ داریاں بھی قبول کرنے کو تیار رہیں۔ جو ایسی ہی ذمہ داریاں خود بھی قبول کریں۔ روس سے کسی قسم کی امداد قبول کرنے سے متعلق سوال کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

## کرناٹک کو علیحدہ صوبہ بنانے کی تحریک شدت اختیار کر گئی

ہبلی (بمبئی) ۲۰ راپریل۔ کرناٹک کا علیحدہ صوبہ بنانے کی مہم شدت اختیار کر گئی ہے۔ کل ہبلی میں کرناٹک کا صوبہ بنانے کا مطالبہ کرنے والے ہزاروں لوگوں نے زبردست مظاہرہ کیا۔ جس پر پولیس کو دو مرتبہ گولی چلانی پڑی۔ پولیس کی اس فائرنگ میں ۵ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ یہ مظاہرے کرناٹک کے ایک لیڈر کی بھوک ہڑتال کے بعد شروع ہوئے ہیں۔ اس لیڈر کا کہنا ہے۔ کہ جب تک کرناٹک کا صوبہ بنانے کا اعلان نہیں ہوگا۔ وہ بھوک ہڑتال ختم نہیں کریگا۔ یہ لیڈر گذشتہ ۲۳ دن سے بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہے۔ اور کل ڈاکٹروں نے اعلان کیا۔ کہ اگر آئندہ ۲۴ گھنٹوں میں بھوک ہڑتال ختم نہ ہوئی۔ تو بھوک ہڑتالی زندہ نہیں بچے گا۔ کانگرس کرناٹک کی کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی جس میں اس مطالبہ کی تائید کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ اگر کرناٹک کا علیحدہ صوبہ بنانے کا اعلان نہ کیا گیا۔ تو کرناٹک کے ممبر بمبئی اسمبلی سے مستعفی ہو جائیں گے۔

## پاکستان کی سیاسی زندگی سازشوں سے پر تھی
### لنڈن ٹائمز کا تبصرہ

لنڈن ۲۰ راپریل۔ لنڈن ٹائمز نے پاکستان کی وزارتی تبدیلی پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ پاکستان جس کا ابتدائی سالوں میں زندہ رہ جانا ایک معجزہ ہے۔ ایک عرصے سے بدقسمتی کا شکار تھا۔ عام لوگ صحیح قیادت کے فقدان سے مایوس تھے۔ نظام حکومت کی مشکلات بڑھتی جا رہی تھیں۔ اور اقتصادی پالیسی غیر مستحکم تھی۔ مشکلات کا عروج اس وقت ہوا۔ جب یہ ملک جو فاضل اناج پیدا کرتا تھا۔ قحط کا شکار ہو گیا۔ پاکستان کے باشندوں کو قحط سے بچانے کے لئے پاکستان کو پندرہ لاکھ ٹن غلے کی ضرورت تھی۔ جس کے لئے اسے امریکہ سے قرضہ ملنے کی امید تھی۔ ناظم الدین کابینہ کو برطرف کرکے گورنر جنرل نے سیاسی سازشوں کو ختم کر دیا۔ پاکستان کی سیاسی زندگی سازشوں سے معمور رہی۔ نئی پاکستانی کابینہ میں انتظامی قابلیت کے لوگ زیادہ ہیں۔ نئے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کے سامنے اپنی قوم کو متحد کرنے کا مشکل کام ہے۔ لیکن پاکستانی عوام اب تک کسی آزمائش اور متحد رہنے میں کبھی ناکام نہیں رہے۔

## حمیدہ پہلوان کی لاش لائی جا رہی ہے

لاہور ۲۰ راپریل۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے مشہور پہلوان حمیدہ کی لاش فیروزپور کے راستے لاہور لائی جا رہی ہے۔ حمیدہ ۲ راپریل کو کولہاپور میں انتقال کر گئے تھے۔ انہیں بیرکی کے قبرستان میں دفنایا جائے گا۔